رسائل من الصَّحابَة

رضي الله عنه

أدهم شرقاوي

"قس بن ساعدة"

ترجمہ حامد قاسم پالنپوری

AREEHA
ہمارے پاس ہے ہر کتاب

maktabaquddusia.com

1

أَئِنَّا لَكَائِنُونَ بَعْدَكَ؟

کیا ہم آپ کے بعد باقی رہیں گے؟

موطا امام مالک میں ایک روایت ہے: (موطا امام مالک، ج:۲، ص:٤٦١)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنھم سے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ تم میرے بعد کیا کرو گے،

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ زار و قطار رونے لگے اور کہا:

کیا ہم آپ کے بعد باقی رہیں گے؟

maktabaquddusia.com

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار، ہمارے رہنما، ہمارے شفیع، اور ہمارے سروں کے تاج۔

سلام ہو آپ پر جس دن آپ پیدا ہوئے، جس دن آپ نے وفات پائی، اور جس دن آپ کو تمام جہانوں کے سردار کے طور پر دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

سلام ہو آپ کے فاقہ کش بطن پر جو شعبِ ابی طالب میں بھوکا رہا تاکہ ہمارے لیے دین قائم ہو جائے۔

سلام ہو آپ کے اس خون پر جو طائف اور اُحد میں بہا تاکہ ہمارے لیے عقیدہ بنے۔

سلام ہو آپ کے ان آنسوؤں پر جو ہجرت کے دن بہے، تاکہ ہمیں عزت اور غلبہ حاصل ہو۔

سلام ہو آپ کے ورم زدہ قدموں پر جو ایک پوری رات قیام میں کھڑے رہے، اور آپ دعا کرتے رہے:

اے اللہ! میری امت، اے اللہ! میری امت۔

سلام ہو آپ پر کہ آپ کا دل اُس وقت تک ٹھنڈا نہ ہوا جب تک کہ جبرئیل اللہ کا یہ وعدہ لے کر نہ آئے کہ "یقیناً ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کر دیں گے"۔

سلام ہو آپ پر، ہم آپ سے محبت کرتے ہیں، اور اُس سے بھی محبت کرتے ہیں جو آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے فراق میں ہمارے لیے سہارا اور آسرا آپ سے حوضِ کوثر پر ملاقات کا وعدہ ہے۔

2

إِنَّمَا نَفْسِي مَطِيَّتِي

بیشک میری جان میری سواری ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی کتاب الزھد میں ہے:

حضرت ابوذرؓ دوپہر کے وقت جب قیلولہ کرتے تو،

بچوں سے الگ ہو جاتے تاکہ ان کی آوازیں نہ سنیں،

ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا:

میری جان میری سواری ہے،

اگر میں اس پر نرمی نہ برتوں تو یہ مجھے منزل تک نہیں پہنچائے گی۔

(کتاب الزھد والرقاق، ص:۴۷)

maktabqudusia.com

پس اپنے نفس کا خیال رکھو، کیونکہ خالی برتن کچھ نہیں انڈیل سکتا۔

نیند سے اپنا حصہ لو، کیونکہ یہ تمہارے مزاج پر اثر ڈالتی ہے۔

علم وثقافت سے اپنا حصہ لو، کیونکہ یہ تمہارے اندازِ گفتگو پر اثر ڈالتے ہیں۔

ورزش سے اپنا حصہ لو، کیونکہ یہ تمہاری چستی اور توانائی پر اثر ڈالتی ہے۔

قرآن، ذکر اور نماز سے اپنا حصہ لو، کیونکہ یہ تمہاری روح پر اثر ڈالتے ہیں۔

اگر آپ دوسروں کی فکر کرنا چاہتے ہیں تو پہلے خود اپنی فکر کیجیے۔

3

فَرَدَّ نِكَاحَهُ

پس آپ علیہ السلام نے اس نکاح کو رد فرما دیا

صحیح بخاری میں روایت ہے:

خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا انیس بن قتادہ کے دامنِ نکاح میں تھیں،

وہ جنگ احد میں شہادت کے رتبے پہ فائز ہوئے،

تو خنساء کے والد نے ان کا نکاح ایسے بندے سے کر دیا جو انہیں ناپسند تھا،

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت لے کر آئیں

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو رد کر دیا تھا۔

(صحیح البخاری، حدیث:٦٩٦٩)

maktabaquddusia.com

تو اپنی بیٹی کا نکاح کسی ایسے شخص سے نہ کیجیے جس سے وہ نکاح کرنا نہیں چاہتی،

خواہ وہ نیک ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اگر آپ ایسا کرو گے تو دو افراد پر ظلم کرو گے:

ایک اُس عورت پر جس کا دل توڑ دیا گیا اور اسے اُس کی خوشی کے خلاف کسی کے ساتھ جوڑ دیا گیا،

اور دوسرا اُس مرد پر جو ایک ایسی عورت کے ساتھ زندگی گزارے گا جو اس سے نفرت کرتی ہے۔

بیٹیاں امانتیں ہوتی ہیں، بوجھ نہیں کہ جسے چاہا اسے اُٹھا کر اس کو رشتہ دے دیا۔

ہمیں اچھے با اخلاق خواستگار کی سفارش کرنی چاہیے، اس کے محاسن بیان کرنے چاہیے،

اور رکاوٹیں دور کرنی چاہیے، لیکن بیٹیوں پر کبھی زبردستی نہیں کرنی چاہیے۔

زندہ در گور کرنا صرف جسموں تک محدود نہیں، دلوں کو بھی زندہ در گور کیا جاتا ہے۔

4

وَيَرَاهُ الْيَتِيمُ فَيَبْكِي

اور یتیم اسے دیکھے تو رو پڑے

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی کتاب الزھد میں ایک روایت ہے:

صحابہ کرام اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص اپنے بیٹے کو کچھ دے،

پھر وہ اسے لے کر باہر نکلے، پھر کوئی مسکین اسے دیکھ کر اپنے گھر والوں کو یاد کر کے روئے،

یا کوئی یتیم اسے دیکھ کر اپنے والدین کو یاد کر کے آنسو بہائے۔

(کتاب الزھد لاحمد بن حنبل، ص: ۱۷۷)

نعمت کا ادب یہ ہے کہ محروم شخص کے سامنے اس کا فخریہ اور بے جا اظہار نہ کیا جائے۔

بے اولاد کے سامنے بار بار اپنی اولاد کا تذکرہ نہ کیجیے،

فقیر کے سامنے بار بار اپنے مال کا تذکرہ نہ کیجیے،

مریض کے سامنے بار بار اپنی صحت کا تذکرہ نہ کیجیے،

لوگ اپنی کمیوں کے ساتھ جیتے ہیں اور زندگی کو کسی نہ کسی طرح مکمل کر لیتے ہیں،

لیکن کسی کے زخموں پر نمک چھڑکنا کمینگی اور گھٹیا پن ہے۔

maktabaquddusia.com

5

أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ

ام سلیط اس کی زیادہ حق دار ہے

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی کتاب فتح الباری علی شرح صحیح البخاری میں مذکور ہے:

حضرت عمر بن خطاب ؓ نے کپڑے مدینہ کی عورتوں میں تقسیم کیے۔

ان میں سے ایک عمدہ چادر بچ گئی، مجلس میں موجود لوگوں نے کہا:

امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو دے دیجیے جو آپ کے پاس ہیں،

ان کا اشارہ حضرت اُمِّ کلثوم بنتِ علی ؓ کی طرف تھا،

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اُمِّ سُلَیط اس کی زیادہ حقدار ہیں،

وہ غزوۂ اُحد کے دن وہ ہمارے لیے پانی کی مشکیں بھر بھر کر لاتی تھیں۔

(فتح الباری، ج:۷،ص:۳۶۷)

یہی ہے شرافت بدلے کے وقت قربانی کو نہ بھولنا،

آج کی آسائش میں دشوار گزار ماضی کے ساتھیوں کو یاد رکھنا

عزت وعظمت کی چوٹی پر پہنچ کر اُن کو نہ بھول جانا جو دامن میں آپ کے ساتھ تھے،

منزل پالینے کے بعد اُن کو یاد رکھنا جنھوں نے راستے میں آپ کا ساتھ دیا تھا۔

آپ کے اپنے وہ نہیں جو صرف کامیابی پر آپ کے لیے تالیاں بجائیں، بلکہ آپ کے اپنے وہ ہیں جنھوں نے آپ کا ہاتھ تھاما، یہاں تک کہ آپ منزل تک پہنچ گئے۔

maktabaquddusia.com

6

أَتَدْرِي لِمَ احْتَبَسْتُكَ عِنْدِي؟
میں نے تمہیں اپنے پاس کیوں روکے رکھا؟

اسد الغابہ میں روایت ہے: (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج:۱، ص:۱۷۹)
سیدنا عمرؓ نے احنف بن قیس کو ان کی عقل، دین داری اور خوش اخلاقی،
کے سبب ایک سال تک اپنے پاس روک لیا،
ایک دن انہیں پوچھا: احنف! کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں اپنے پاس کیوں روکے رکھا تھا؟
عرض کیا: نہیں، امیر المؤمنین!
فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہر اُس منافق سے ڈرایا ہے جو باتوں کا ماہر ہو،
تو مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں تم ان میں سے نہ ہو،
پھر حضرت عمرؓ نے گورنرِ بصرہ کے نام ایک خط لکھا، جس میں فرمایا:
احنف بصرہ کے سردار ہیں، چنانچہ اُس دن سے احنف بن قیس کا مقام برابر بڑھتا گیا۔

پہلا تاثر اور نقش اہم ہوتا ہے، لیکن اس سے صرف سہارا لو، فوراً اُس کے پیچھے نہ چل پڑو۔
ہم سب ڈسے ہوئے ہیں، کیونکہ پہلا منظر دلکش تھا، تو ہم نے اس پر یقین کر لیا،
پھر جب قربت، صحبت بڑھی، تو ہمیں احساس ہوا،
کاش ہم اپنی اُس پہلی حیرت کو ہی سنبھال کر رکھتے، قریب نہ جاتے۔
اولیں دل پسندی کے احساس پر خود کو نہ جھونکیے، ٹھہر جائیے،
میرے دوست! بہت سی سوزش و تپش صرف اولین گرم جوشی کے فریب کا نتیجہ تھی۔

mektabaquddusia.com

7

فَوَجَدْتُ مِنْ ذَٰلِكَ وَجْدًا شَدِيدًا

مجھے اس بات کا شدید قلق اور دکھ ہوا

امام ابونعیم نے معرفۃ الصحابۃ میں الاحمری کی روایت نقل کی ہے: (معرفۃ الصحابۃ، ج:۱، ص: ۳۳۰)

میں نے اپنی بیوی سے عمرے کا وعدہ کیا تھا، لیکن پھر میں جہاد پر چلا گیا،

اس بات سے میری بیوی کو بہت دکھ ہوا،

تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تو انہوں نے فرمایا:

اسے کہو کہ وہ رمضان میں عمرہ کرے، بے شک رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔

کیا ہی محبت تھی، اے نبی کے صحابہ، کیا ہی محبت تھی!

وہ شخص اسلام کے سب سے بلند مرتبہ عمل جہاد میں مشغول ہے،

دین کے سب سے عظیم فرض کو انجام دے رہا ہے، لیکن دل میں کس بات کا غم ہے؟

صرف اس وعدے کا جو اس نے اپنی بیوی سے کیا تھا کہ وہ اسے عمرہ کرائے گا۔

کمال کی بات یہ ہے کہ نہ صرف اسے اس پر افسوس ہے،

بلکہ وہ اس جذبے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیان کرنے میں بھی نہیں شرماتا ہے۔

یہ لوگ اپنی بیویوں سے محبت کرنے میں کبھی شرم محسوس نہیں کرتے تھے،

بلکہ ان کے نزدیک یہی مردانگی اور مروّت تھی۔

لیکن "آپ اپنی بیوی سے محبت کرتے ہیں" لوگوں کے اس بات کو جاننے، اور اسے سوشل میڈیا پر نمائش اور دکھانے میں فرق کیجیے۔

maktabaurdu.com